اویس قادری: مولانا اختر رضا خان کا فتویٰ

کلچرل اسلام: اسلام کو تباہ کرنے کی نئی کوشش

اسلام کی آفاقیت کو مقامی ساز و رنگ سے بدلنے کی سازش

اب راگ رنگ' عقیدے اور دل کو بدلنے لگے ہیں

امریکہ اپنے نئے اہداف کے تحت ''کلچرل اسلام'' کی ترویج میں مصروف ہے۔اس مقصد کے لیے نئے ریڈیو ٹی وی اسٹیشن کھولے گئے ہیں۔اربوں روپے کی سرمایہ کاری کے ذریعے دین اسلام کو ایک ثقافتی مذہب کے طور پر پیش کیا جارہا ہے تاکہ اس دین کی تعلیمات کا وہ حصہ جو معاشرت اور حکومت سے بحث کرتا ہے اور جسے مغرب ''سیاسی اسلام'' کہتا ہے اور اسلام کا یہ سیاسی چہرہ اسے سخت ناپسند ہے۔اس چہرے کو تبدیل کرنے کی کوشش کا نیا نام ''اسلام کا ثقافتی چہرہ'' ہے۔منصوبہ کے تحت اسلام کو مغربی ثقافت میں رنگ کر پیش کیا جائے۔مثلاً دعاؤں اور مناجات کو گا بجا کر خدا کو یاد کیا جائے اور دعاؤں سے قلب کی کیفیات کو ختم کردیا جائے۔ثقافتی اسلام کی چند شکلیں پاکستان میں بعض مذہبی تنظیموں کی بدعات ہیں۔مثلاً کیو ٹی وی کے ذریعے ایسی نعتیہ محفلیں جن میں آلات موسیقی استعمال نہیں ہوتے لیکن آوازوں کے تانے بانے اور زیر و بم کے ذریعے موسیقی کا آہنگ پیدا کرنا' اس قسم کی موسیقی کے خلاف حضرت مولانا اختر رضا خان صاحب نے بریلی سے فتویٰ جاری کیا ہے۔فتویٰ کا متن درج ذیل ہے۔

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میرے پاس ایک فتویٰ کراچی سے عزیز محترم مولانا عبدالعزیز حنفی کا لکھا ہوا تصدیق کے لیے بھیجا گیا۔مصروفیات اور مسلسل سفر کی وجہ سے میں بروقت اس فتوے کی تصدیق کرنے سے قاصر رہا۔فتویٰ ایک کیسٹ سے متعلق ہے۔جس میں ذکر ہے کہ آواز اس طور پر سنائی دیتی ہے جیسے دف کے ساتھ ذکر ہو رہا ہو لیکن سوال میں بھی مرقوم ہے اور زبانی طور پر بھی معلوم ہوا کہ ذکر کرنے والوں نے دف کا استعمال نہ کیا بلکہ اپنے منہ سے وہ ایسی آواز نکالتے ہیں جو دف کے مشابہ معلوم ہوتی ہے۔یہ مسئلہ چونکہ قابل غور تھا۔اس لیے لوگوں سے کیسٹ منگوا کر سنا۔واقعتاً وہ آواز مشابہ دف معلوم ہوتی ہے۔

دف آلات لہو و لعب میں سے ہے جس کا استعمال اغلب احوال میں لہو و لعب کے لیے ہوتا ہے۔لہٰذا دف کے استعمال کی شرعاً اجازت نہیں۔دف بغیر جلاجل کی اباحت بعض احادیث سے مثلاً اعلنوا ھذا النکاح و اضربوا علیه

والدفوف وغیرہ سے معلوم ہوتی ہے لیکن اصولِ فقہ کا قاعدہ ہے کہ **اذا اجتمع الحلال والحرام رجع الحرام** بنابریں ترجیح جانب حرمت کو ہے جس کی تائید سرکار ابد قرار ﷺ المدرار کی احادیث شریفہ مثلاً **امرت بحق المعازف بعثنی ربی عزوجل بمحق المعازف** وغیرہما ہیں۔ قطع نظر اس کے حدیث مذکورہ **اعلنو هذا النكاح** میں اجازت استعمال دف کی بغرض اعلان مفہوم ہوتی ہے۔ یہی لیا جائے کہ بعض احوال میں ملاہی کی اجازت ہے مگر اس زمانے میں جبکہ لوگ تصحیح نیت سے قاصر اور احکام شرع سے غافل اور لہو ولعب میں منہمک ہیں۔ سبیل اطلاق منع ہے۔ **كما افاده الامام جدی الهمام و الشيخ احمد رضا قدس سره فی رسالة المباركة هادی الناس فی رسوم الاعراس قال فی الدر المختار بعد جكايته عن امامنا ابی حنيفة رضی الله تعالیٰ عنه دلت المسئلة علی ان الملاهی كلها حرام** . یہ تو دف وغیرہ آلات لہو کے بارے میں تھا جو آواز ان آلات لہو کے مشابہ کسی طرح سے پیدا ہوتی کی جائے اور اس کا بھی وہی حکم ہے جو ان آلات لہو سے نکلنے والی آوازوں کا ہے۔ اس کی نظیر گراموفون وغیرہ آلات سے نکلنے والی ان آوازوں کا حکم ہے جو قطعاً ان آلات لہو سے نکلنے والی آوازیں تو نہیں لیکن بلا شبہ یہ آوازیں ان آلات لہو کے آوازوں کی کاپیاں ہیں۔ لہٰذا گراموفون وغیرہ میں ان ملاہی کی آوازیں بھرنا اور انہیں سننا حرام ہے جس طرح ان ملاہی کا استعمال سننے سنانے کے لیے حرام ہے۔ سیٹی ایک مخصوص آواز نکالنے کا آلہ ہے اسی جیسی آواز اگر منہ سے نکالی جائے تو یہ بالعموم طریقہ فساق ہے اور ناجائز ہے لہٰذا ان مندرجہ بالا امور سے روشن ہے کہ دف جیسی آواز نکالنا اگرچہ بغیر استعمال دف ہو۔ ناجائز ہے اور اگر یہ قصداً ہے تو یہ تلہی ہے جو مطلقاً حرام ہے اور اگر ایسی آواز منہ سے بلا قصد نکلتی ہے تو وہ صورۃ لہو کے مشابہ ہے لہٰذا اس سے بھی گریز چاہیے خصوصاً ذکر ونعت میں اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ قصد لہو اور صورت لہو دونوں سے پرہیز کیا جائے۔ دف کے استعمال کی رخصت نظر بہ بعض احادیث ثابت بھی ہے تو ان اشعار میں ہے جن کا تعلق ذکر ونعت سے نہیں اسی لیے حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ کی اجازت سے حضور کی خدمت میں جب ایک گانے والی نے دف بجایا اور منجملہ اشعار کے یہ مصرع پڑھا:

وفينا بنی يعلم مافی غد

حضور ﷺ نے فرمایا: **قولی ما كنت نتفولين**، یہ رہنے دو اور جو پڑھ رہی تھیں وہی پڑھتی رہو کہ صورت لہو پر نعت شریف پڑھنا شایان شان نہ تھا۔ اب حکم مسئلہ صاف ہو گیا اور وہ یہ کہ ایسی آواز جو دف وغیرہ کے مشابہ ہو منہ سے نکالنا جائز نہیں کہ طریقہ فساق ہے اور ذکر وغیرہ میں اشد ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

قاله بفمه امر برقمه

فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری قادری غفرلہ الزیل بجرہ من اعمال فیض آباد

غناوآواز مزامیر و بہ انداز مزامیر نا جائز ہے نعت شریف میں اور خاص اسم جلالت کے ساتھ انداز صورت مزامیر اختیار کرنے میں نوع اہانت بھی ہے۔اس لیے اس کا عدم جواز شدید ہے۔اگر چہ نیت خیر ہو فا الجواب صحیح و ہو تعالیٰ اعلم فقیر ضیاءالمصطفی قادری غفرلہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

محمد مظفر حسین قادری رضوی — محمد کمال — خواجہ مظفر حسین

مرکزی دارالافتاء،۸۲،سوداگران۔بریلی شریف — قاری محمد عبدالرحیم بستوی

جدید مغربی ثقافتی یلغار کا ایک نیا رخ راگ موسیقی کی شدت اور حدت کو نعتوں میں سمونا اور نعتوں کے اشعار کو ہندوستانی گانوں کی دھن اور قافیہ پیمائی میں تحلیل کرنا اور نعتوں سے روحانیت کو رخصت کر کے اسے گانوں کا متبادل بنانا ہے۔پی ٹی وی پر نعتیں اور حمد موسیقی کے ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں لیکن دینی تحریکیں چپ ہیں، وہ دن دور نہیں جب پی ٹی وی پر کلام پاک بھی موسیقی پر نشر کیا جائے گا۔آغا شاعر قزلباش نے قرآن کا منظوم ترجمہ اکبر الہ آبادی کو تبصرے کے لیے بھیجا تو اکبر نے برجستہ لکھا تھا کہ اب اس کلام کو گا بجا کر سنوانے کا اہتمام بھی کر دو۔جاوید غامدی صاحب تو فتویٰ دے چکے ہیں کہ موسیقی حلال ہے اور پاکیزہ کلام موسیقی کے ساتھ سنا جائے تو روح کو طراوت ملتی ہے۔ملک نواز اعوان صاحب کا سوال تھا کہ کیا قرآن پاک موسیقی پر گایا جا سکتا ہے؟ اس سوال پر جدید مفتی اعظم کے مدرسۂ فکر سے کوئی جواب نہیں ملا۔بعض مذہبی تنظیمیں دعائیہ الفاظ پر مشتمل مناجات کو گویّوں سے گوا کر اللہ سے اپنا تعلق مغنّیوں کے ذریعے استوار کر رہی ہیں۔اویس قادری جیسے نعت خواں ثقافتی اسلام کی ایک مثال ہیں۔یہ نعتیں ایک خاص آہنگ کے ساتھ پیش کرتے ہیں جس سے آلات اور لعب کی صدائیں پیدا ہوتی ہیں لیکن آلات استعمال نہیں ہوتے۔دارالافتاء بریلی شریف نے موسیقی کی اس نئی قسم کے کفر کا فتویٰ جاری کیا ہے لیکن اس کے باوجود اویس قادری اپنے کام میں مصروف ہیں۔جماعت اسلامی کی کالعدم شدہ تنظیم ''پاسبان'' جدید ثقافتی اسلام کا ایک نمونہ تھی جو اپنی خلاف شرع ثقافتی سرگرمیوں کے ذریعے غیر سنجیدہ لوگوں کو مذہبی دائرے میں سمیٹنے کا کام کر رہی تھی۔نعمت اللہ خان کے صاحبزادے کی دعوت ولیمہ میں پاسبان لیاری کے بعض فن کاروں نے سنت نبوی کے اتباع میں منعقدہ ولیمہ کی اس تقریب میں شریک شرکاء کو اپنی تمسخر انگیز حرکتوں سے بہت دیر تک محظوظ کیا تھا۔پاسبان نے انتخابی مہم موسیقی کی دھنوں پر چلائی تاکہ موسیقی کے ذریعے اسلام کی دعوت کو ممکن بنایا جائے، لیکن جماعت اسلامی ایک راسخ العقیدہ جماعت اور ماخذات دین پر یقین رکھنے والی تحریک ہے لہٰذا جماعت اسلامی نے پاسبان پر پابندی عائد کر کے اپنی راسخ العقیدگی کا اعلان کر دیا۔امریکی ثقافتی اسلام کا تازہ منصوبہ اسلام کو آفاقی مذہب کے بجائے مقامی ثقافت کے دائرے میں محصور کر رہا ہے۔ان مقاصد کے حصول کے پہلے مرحلے میں گلوکاروں کا ایک گروپ ترتیب

دیا گیا ہے جو نا کام ہوگیا ہے، لیکن امریکی محکمہ اطلاعات اسلام آباد کا ترجمان ’’خبرونظر‘‘ کلچرل اسلام کی کامیابی کا دعویٰ کرتا ہے دعویٰ کے دلائل ذیل میں ملاحظہ کیجئے۔(اس نئے امریکی اسلام سے بچنا تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے۔)

گلوکاری میں ریپ(rap)انداز مکمل طور پر امریکی انداز ہے اور ہر عمر کے لوگوں میں مقبول ہے ۔ یہ تین نوجوان واشنگٹن ڈی سی کے مضافات سے تعلق رکھتے ہیں اور نوجوان مسلمانوں کو اپنے فن کے ذریعے ان کے عقیدے پر عمل کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں۔ Native Deen نامی اس گروپ کی آواز اور موسیقی امریکی نوجوانوں میں نہایت پسند کی جاتی ہے لیکن ان کے نغمات میں منشیات اور تشدد کے بدنام موضوعات کے بجائے نیکی کا پیغام ہوتا ہے۔ یہ گروپ اسلامی کانفرنسوں، عطیات جمع کرنے کی تقریبات، شادی بیاہ اور چھٹی کی تقریبات میں اپنے فن کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ کہیں بھی اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں جہاں مذہبی تفریح کی ضرورت ہو۔ وہ نائٹ کلبوں، شراب خانوں اور ڈسکو اور ایسی جگہوں پر جانے سے گریز کرتے ہیں جہاں اسلام میں ممنوعات جیسے شراب نوشی رقص وسرور اور موسیقی کی بہت سی دوسری اقسام موجود ہوں ۔ ان کے اکثر نغموں کے موضوعات امریکا میں پلنے بڑھنے والے مسلمان، صبح کی نماز اور عبادت کو یاد رکھنے کی تلقین اور مادی آلائشوں سے پرہیز کرتے ہوئے اپنے مذہب کی پیروی کرنے کے متعلق ہوتے ہیں۔ تینوں گلوکاروں نے یہ گروپ ۲۰۰۰ء میں تشکیل دیا اور اس سے پیشتر وہ اکٹھے یا الگ الگ مسلم یوتھ آف نارتھ امریکا کی تقریبات میں اور دیگر مذہبی مواقع پر اپنے فن کا مظاہرہ کرتے تھے۔ گزشتہ چند ماہ کے دوران وہ شہرت کی نئی بلندیوں پر پہنچ گئے ہیں۔ اس شہرت کے لیے وہ ریڈیو کے ایک پروگرام آن دی سین ود یٹو ڈین کے مرہون منت ہیں جو مقامی ریڈیو اسٹیشن سے ہر جمعہ کی شام ہوا کے دوش پر بکھرتا ہے اور اسلامک براڈ کاسٹنگ نیٹ ورک کی ویب سائٹ کے ذریعے دنیا بھر میں بذریعۂ ویب سائٹ نشر کیا جاتا ہے۔ اس گروپ کے ایک اہم کارکن سلام کہتے ہیں کہ نوجوانوں پرستاروں کے شوق اور حوصلہ افزائی سے ہمیں بڑی ڈھارس ہوتی ہے۔ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کس طرح ان نغموں سے انہیں نویں جماعت میں کامیابی یا کس طرح ان نغمات کو سن کر اپنے عقیدے اور وجود باری تعالیٰ کی یاد آئی اور ان کی زندگی یکسر بدل گئی۔ Native Deen سے امریکا میں مسلمان یہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کی اپنی موسیقی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب ہم اپنی تقریبات میں بھی تفریح کر سکتے ہیں اور یہ عربی نوعیت کی نہیں ہے۔ ہماری موسیقی امریکی ہے اور ہر ایک اس میں اپنائیت محسوس کرتا ہے (مصنف فلس میکن توش واشنگٹن میں مقیم ایک فری لانس رائیٹر ہیں)۔(بشکریہ: ماہنامہ ’’خبرونظر‘‘۔ امریکی شعبۂ تعلقات عامۂ اسلام آباد جولائی ۲۰۰۵ء)

(مطبوعہ: ’’ساحل‘‘۔ کراچی دسمبر ۲۰۰۵ء)